22393-کاٹ کرابرو ہلکے اور باریک کرنا

سوال

میں نے بہت سے کالم اور پمفلٹ پڑھے ہیں جن میں ابرو مونڈنے اور جسم کے دوسرے حصوں کے بال مونڈنے کے بارہ میں بحث کی گئی ہے، لیکن میں اس کی وضاحت چاہتی ہوں کہ آیا بالکل مکمل طور پر مونڈنے کی نہی ہے یا کہ نہیں ؟
میرے ابرو کے بال بہت زیادہ گھنے ہیں جنھیں کاٹ کر ہلکے کرنے کی ضرورت ہے، توکیا میرے لیے بال کاٹ کر ابرو باریک اور ہلکے کرنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

ہم یہاں ابرو اور باقی جسم کے بال کاٹنے کے متعلق اہل علم کے فتاوی جات نقل کرتے ہیں :

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ابرو کے بال اگر تو اکھیڑ کر اتارے جائیں تو یہ النمص میں شامل ہوتا ہے، جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال اکھیڑنے اور اور یہ عمل کروانے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے، اور یہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے، اور عورت کے ساتھ اس لیے مخصوص ہے کہ غالبا اور عادتا یہ کام عورت ہی کرتی ہے، وگرنہ اگر مرد بھی یہ کام کرے تو وہ بھی عورت کی طرح ہی ملعون ہوگا، اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے.

اور اگر اکھیڑے بغیر یعنی کاٹ کر یا مونڈ کر ابرو بنائے جائیں تو بعض اہل علم اسے اکھیڑنے جیسا ہی سمجھتے ہیں، کیونکہ یہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت میں تبدیلی ہے، اس لیے اس میں کوئی فرق نہیں کہ بال اکھیڑ کر یا کاٹ کر یا مونڈ کر ابرو بنائے جائیں، بلاشک اسی میں زیادہ احتیاط بھی ہے، اس لیے ہر کسی کو چاہیے کہ وہ اس سے اجتناب کرے، چاہے مرد ہو یا عورت.

ماخوذ از : فتاوی علماء بلد الحرام صفحہ نمبر (577).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ذیل سوال نقل کیا گیا ہے :

ایک نوجوان لڑکی کے ابرو کے بال بہت زیادہ گھنے ہیں، تقریبا کریہ المنظر نظر آتی ہے، توکیا یہ لڑکی کچھ بال مونڈ لے تاکہ دونوں ابروؤں کے مابین فاصلہ ہو اور باقی کو ہلکا کر لے تاکہ اپنے خاوند کے لیے دیکھنے میں اچھی اور بہتر نظر آئے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"ابرو کے بال نہ تو مونڈنے جائز ہیں، اور نہ ہی ہلکے کرنے؛ کیونکہ یہ اس نمص یعنی بال اکھیڑنے میں شامل ہوتا ہے. جس فعل کے کرنے اور کروانے والی عورت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے، لہذا جو کچھ ہو چکا ہے اس کے لیے آپ کو توبہ واستغفار کرنا ضروری ہے، اور آئندہ مستقل میں آپ اس سے اجتناب کریں"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (196/5).

اور فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے کہ :

النمص ابرو کے بال اکھیڑنے کو کہتے ہیں، اور یہ جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال اکھیڑنے اور اور اکھڑوانے والی دونوں عورتوں پر لعنت فرمائی ہے.

عورت کے لیے بعض اوقات جو داڑھی یا مونچھوں کے بال آجاتے ہیں وہ اتارنے جائز ہے، یا پھر پنڈلیوں یا ہاتھوں کے بال.

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابرو کے بال اکھیڑنے اور بال اکھیڑنے کا مطالبہ کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4886) صحیح مسلم حدیث نمبر (2125).

حاصل یہ ہوا کہ: ابرو کے بال اتارنے حرام ہیں، چاہے کاٹ کر اتارے جائیں، یا پھر مونڈ کر یا اکھیڑ کر، اور اس کے علاوہ بال اتارنے مباح ہیں، مثلا ہاتھوں، اور پنڈلیوں کے بال، اور اسی طرح جو دونوں ابروؤں کے درمیان ہوں"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (195/5).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی آیا ہے کہ:

سوال:

دونوں ابروؤں کے درمیان موجود بال کاٹنے کا اسلام میں کیا حکم ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"انہیں اکھیڑنا جائز ہے؛ کیونکہ یہ یہ ابرو میں شامل نہیں ہیں"

واللہ اعلم.